اسباب آگئے تو دوریاں بڑھ گئیں۔

بچپن کا وہ زمانہ یاد آتا ہے کہ جب ٹیلیفون بجتا تھا اور سب اس طرف دوڑتے تھے۔ مگر گھر میں ایک یا دو لوگ ہی ایسے ہوتے تھے جن کو فون رسیو کرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ ہم پاس کھڑے بس حسرت سے دیکھتے تھے۔ پھر جب باری باری سب بات کرلیتے اور ہماری باری آتی تو کیا خوشی ہوتی تھی۔ چند سیکنڈ بات کرکے ہفتہ بھر خوش رہتے تھے۔

پھر جب موبائل فون آیا تو یوں لگتا تھا کہ ساری دوریاں ہی مٹ گئیں۔ لیڈیز فرسٹ نامی جاز کے پیکج پر سارا خاندان رج کر گپیں لگاتا۔ میجسز کا سلسلہ شروع ہوا تو بس اچھا شغل مل گیا تھا۔ سب کزنز کے ساتھ چیٹنگ چلتی رہتی۔

خالہ کے گھر کون بیمار ہے، ماموں کے گھر کیا پکا ہے اور پھوپھو والے کیا کررہے ہیں سب رپورٹ میسج میں ملتی رہتی تھیں۔ گڈ مارننگ اور گڈ نائٹ کے میسیجز کرنا سب سے لازمی کام ہوتا تھا۔ پھر رمضان المبارک کے دنوں میں اسلامی ٹائپ میسیجز اور عید کے دن عید مبارک اور عید شاعری کی بات ہی کچھ الگ ہوتی تھی......

اس زمانے میں پاکٹ منی اتنی نہیں ہوتی تھی کہ ہم میسج پیکج کروا سکیں... بڑے ترلے کرنے پڑتے تھے...

پیسے بچا بچا کے رکھتے تھے پھر کہیں جاکر پیکج کرواتے تھے... پھر جب اینڈرائڈ فون آیا تو ابتداء میں کیفیت ہی کچھ الگ سی تھی۔ واٹس ایپ پر ویڈیو کال آتی اور پورا گھر ایک موبائل کے سامنے جھک جاتا تھا....

روزانہ کسی نہ کسی رشتے دار کی کال نے پرائیویسی کی دھجیاں اڑا دی تھیں.....

لیکن وقت گزرتا گیا اور یہ کھیل پرانے ہوتے گئے....

سب نے اپنی اپنی دنیا بنا لی۔ اور سب اپنے ہی جہاں میں مگن ہوگئے...

اب پیکج بھی سب کا ہوتا ہے۔ اور موبائل فون بھی ہر ایک کے پاس الگ الگ ہے۔ مگر مہینے گزر جاتے کسی رشتے دار کے کال نہیں آتے..... کون کیا کررہا ہے یہ واٹس ایپ اسٹیس دیکھ کر پتا چل جائے تو ٹھیک ورنہ اب کوئی نہیں بتاتا.....

اب کسی کے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ گھنٹہ گھنٹہ سب سے بات کرے.....

اصل بات یہ ہے کہ اب سب ایک دوسرے سے اکتائے اکتائے لگتے ہیں.... ورنہ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ اپنوں کے لیے وقت نہ نکال سکیں.....

ساری بات دراصل یہ ہے کہ "اسباب آگئے تو دوریاں بڑھ گئیں"

0307-8162003